

ڈیڑھ جنونی افریقہ کے بریلویوں کے

چالیس نٹھاطوں کی حقیقت

المسحی

بریلویوں کا چالیسواں

بریلوی مکتب فکر کے اندھیرے میں

شائع کردہ

مولانا حافظ محمد اسلم

پرنسپل، مدرسہ اسلامیہ، لاہور

مولا مسطور احمد جاسم

حقیقت الہوی کی
۱۹-۲-۲۰

ڈربن جنوبی افریقہ کے بریلویوں کے

چالیس مغالطوں کی حقیقت

المستحق

بریلویوں کا چالیسواں

شائع کردہ

(مولانا) حافظ محمد اسلم

مدرس اسلامک اکیڈمی، پنجپٹر، انگلینڈ

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۸	رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں	۵	تعارف و اعتراف
۱۹	مشی میں پلٹنے سے مراد	۶	مناظرہ اسکاٹ کذب
۲۰	اقتد کو ماننے کا مطلب	۶	مولانا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
۲۰	پنچبیر خدائی طاقت نہیں رکھتے	۷	شیطان اور ملک الموت کا علم
۲۱	جناب پیر مہر علی صاحب کا ارشاد	۸	مولانا خلیل احمد صاحب کا عقیدہ
۲۱	پنچبیر کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا	۸	کیا اپنی عاقبت کا بھی علم نہیں؟
۲۲	ناکارہ کا لفظ غیب وار نہ تھا	۹	حضرت مولانا تھانوی کی عبارت
۲۳	ذلیل کا لفظ کمزور کے معنی میں تھا	۱۰	علم غیب عطائی نہیں ہوتا
۲۳	مخلوق خالق کے سامنے ذرہ ناچیز	۱۰	مولانا احمد رضا خاں کا عقیدہ
۲۳	طاغوت کے معنی	۱۱	نماز میں حسد کا خیال
۲۵	پنچبیر حقیقی جھوٹ سے پاک	۱۱	مولانا احمد رضا خاں کی خیانت
۲۵	کیا امتی عمل میں بڑھ سکتا ہے	۱۲	رحمۃ اللعالمین صفت ہے خاصہ نہیں
۲۷	صحابہ کے بارے میں دیوبند پر اقرار	۱۳	مولانا محمد قاسم اور ختم نبوت
۲۷	شیعوں کے مذہبی اعمال میں ہمنوائی	۱۳	مولانا احمد رضا خاں کی خیانت
۲۷	نیک اعمال میں اپنی تنہا عبادت	۱۵	خواب میں مولانا اشرف علی کا نام
۲۹	کھانا سامنے رکھ کر افعال ثواب	۱۷	کیا احمد رضا خاں محمد کے پیغمبر تھے؟
۲۹	مولانا احمد رضا اسے بنیاد رکھتے ہیں	۱۷	حضرت کی تنظیم بھائی کی سی نہیں

صفحہ	عنوانات
۱۳	مکتبہ عربیہ اردو بازار لاہور
۱۹	حافظ نور محمد سلطان پورہ روڈ لاہور
۱۳	تعمیری کتب خانہ اردو بازار راولپنڈی
۱۳	کتب خانہ مظہری جی ناظم آباد کراچی
جامعہ رشیدیہ	مکتبہ رشیدیہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۱۳	امجد اکید می اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوانات
۱۳	مکتبہ امدادیہ باب العمرہ مکہ مکرمہ سعودی عرب

صفحہ	عنوانات
۱۳	ادارہ اشاعت دینیات نظام الدین دہلی
۱۳	عارف کمپنی دیوبند ضلع سہارنپور یو۔ پی

صفحہ	عنوانات
۱۳	اسلامک اکیڈمی ۱۹ چارٹن ٹیریس آف اپر بروک سٹریٹ مانچسٹر
۱۵	ڈو سٹاک روڈ بالسل میتھ برمنگھم یو۔ کے

صفحہ	عنوانات
۱۳	پاکستان

صفحہ	عنوانات
۱۳	مدرسہ عربیہ جامعہ رحمانیہ رجسٹرڈ
۱۳	جامعہ مسجد حبیب شاہ درہ ناڈی لاہور

تعارف و اعتراف

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفوا ۝ واللہ خیر امین کنی ... اما بعد

مولوی احمد رضا خاں صاحب کے پوتے ریکان رضا خاں نے ساؤتھ افریقہ آکر عجیب خفا پیدا کر دی ہے جہاں گئے اختلافی مسائل پھیل گئے، سخت فرقہ وارانہ کشیدگی تھی کہ پاکستان کے ایک نعت خواں محمد شفیع اوکاڑوی بھی آدھکے۔ آپ پوری خوش الحانی سے فرقہ وارانہ آگ کو بھڑکانے رہے، تبلیغی جماعتوں کے مسجدوں میں داخلے بند کرانے، انگریزی اخبارات میں ان جھگڑوں کی خبریں چھپیں اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے سامنے ان باتوں سے بہت شرمسار ہونا پڑا۔ بریلویوں نے تفرقہ بازی پھر بھی نہ چھوڑی پھر یہاں علماء حق کی آمد بھی ہوئی جو مسلمانوں کو قرآن کریم سناتے رہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں انھوں نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی، مسجد کرامہ کی پاکیزہ زندگیاں کی طرف بلایا اور لوگوں کو ان خدمات اسلامی کی طرف توجہ دلائی جو اولیاء کرام نے دین حق کے پھیلاؤ میں سرانجام دی تھیں۔

اسی اثنا میں ڈربن کے جناب اے جی خاں آف سپر مارکیٹ وارک الیونیورسٹی ہنسے پائیس اعتراف پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا، میں یہ پمفلٹ ملا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے وہی نمونہ اعتراضات تھے جن کا جواب علامہ اہل سنت و اجماعت بارہاد سے چکے ہیں، یہ وہی چند مفالطے تھے جن کے سہارے بریلوی گاڑی چل رہی ہے، ترتیب نئی تھی اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ ان مفالطوں کی حقیقت و الزام کھول دی جائے، جوں جوں لوگ سمجھتے جاویں گے بریلوی گاڑی کو بریک لگتی جائے گی، لوگوں کو معلوم ہو جائے گا

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۵	سید صاحب کے غسل کا واقعہ	۲۹	غنی ایصال ثواب کا کھانا نہ کھانے
۳۶	ہر جمع الاول کو میلاد و قرار دینا	۳۰	گیدھوی میں غیر شرعی نظریات
۳۷	عقیدہ تکرار ولادت	۳۰	ہندوؤں کے توار کے کھانے
۳۸	کھڑے ہو کر سلام پڑھنا	۳۱	طوائف کی شیرینی پر فاقہ
۳۹	عقیدہ حاضر ناظر کا انکار	۳۱	گوتے کی جلّت و حرمت
۳۹	مولانا دیدار علی کا عقیدہ	۳۲	مشریخ السنہ پر اعتراضات
۳۹	میلاد میں تشریف آوری کا اقرار	۳۲	خان بریلوی میں شان صدیقی کا دعویٰ
۴۰	دس ہزار کا انعامی چیلنج	۳۲	صحابہ کی بے ادبی کا الزام

کہ علمائے دیوبند صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں اور ان بزرگوں پر توہین رسالت کا الزام بالکل غلط ہے جن عبارات کو توہین آمیز بتلایا جاتا ہے ان کے مطالب وہ نہیں جو یہ فرقہ پرست نصت خواں بتلاتے ہیں بلکہ ان کی مراد کچھ اور ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے کچھ غور کرنے، علم رکھنے اور خدا کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے، خدا کرے ان لوگوں کو بات سمجھ آ جائے، وہ مخالفوں سے نکل آئیں اور دوسروں کو مخالفی دینے کی تفرقہ انگیز حرکتوں سے رک جائیں و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔

بریلوی پمفلٹ میں دیے گئے مغالطے

علماء دیوبند کی عبارات :

(۱) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے۔ الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے لہ

بریلوی خیانت :

”علماء دیوبند کی عبارات سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا خیانت ہے جیسا کہ یہاں لکھا ہے“
 اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ صریح خیانت ہے، یہ علماء دیوبند کی عبارت ہرگز نہیں جیسا کہ یہاں علی سرخی میں ظاہر کیا گیا ہے، رہی اگلی عبارت تو اس میں صرف قدرت باری تعالیٰ کا بیان ہے، لکھنے والا دیکھتا رہتا تو اسے اس فتاویٰ رشیدیہ میں یہ عبارت بھی مل جاتی :

”ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف کذب کیا جائے، معاذ اللہ تعالیٰ۔ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ تعالیٰ شہد تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا

زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے، ملعون ہے لہ

باقی رہا لفظ امکان تو اس کی تصدیق مولوی احمد رضا خاں سے لے لیجیے :

”محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے تو محال بالضرر ہوگا“

یعنی خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال بالذات نہیں ہو سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے (معاذ اللہ)

(۲) شیطان و ملک الموت کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (معاذ اللہ)

عبارت یہ ہے، الحاصل غور کرنا چاہیے..... شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت

ہوئی، غور و عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

بریلوی خیانت :

”علماء دیوبند کی عبارات سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت

لکھی گئی ہے خیانت اور جھوٹ ہے یہ ہرگز علماء دیوبند کی عبارت نہیں ہے۔ بریلوی نے یہاں جھوٹ بولا ہے،

رہی اگلی عبارت تو یہ یہ کاغذ اس میں قابل غور ہے شیطان کو جو شر کے علم حاصل ہیں، وہ علوم روزیہ پیغمبر کو حاصل

نہیں نہ وہ اس کی شان کے لائق ہیں پیغمبروں کے علوم اشرف و اعلیٰ ہوتے ہیں۔ سلفے اور کھیند علوم سے الکی

ذات بہت بلند اور بالا ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علوم روزیہ کی یہ وسعت شیطان کے لیے نص سے ثابت ہے

پیغمبروں کے لیے شر کے ان علوم کا دعویٰ کرنا اس کے لیے کون سی نص ہے؟ تو اس سوال میں کون سی حرج کی

بات ہے؟ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ معاذ اللہ شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہہ دیا،

اگر شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ حق یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے شر کی وہ راہیں نہیں کھلی ہوئیں جو شیطان کیلئے

کھلی ہیں بلکہ شیطان تو بنا ہی ان کاموں کے لیے تھا۔

اس عبارت میں لفظ یہ کو نظر انداز کر کے یہ بات پھیلا کر شیطان کے علم کو پیغمبر کے علم سے زیادہ

کہہ دیا۔ ایک مغالطہ ہے۔ لفظ "علم" کے موضوع کو محدود کر چکا ہے۔ اسی طرح ملک الموت اپنے موضوع کا علم رکھتا ہے لیکن پیغمبرِ مظلوم کی دولت اس کے پاس نہیں۔ لفظ "علم" کے علم کو بھی اس کے دائرہ کار میں محدود کر چکا ہے۔ اس ایک موضوع میں اگر اسے وسعت علمی حاصل ہے تو اس جزئی وسعت سے یہ کیسے لازم آیا کہ ملک الموت کا مطلق علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہو پس اس مضمون کو اس اپنی عبارت میں لانا جس پر خط کھینچا گیا ہے ایک مغالطہ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

پھر اگلے الفاظ "علم آپ کا ان امور میں" بھی بتا رہے ہیں کہ مطلق علم میں گفتگو نہیں ہو رہی صرف انہی امور میں ہو رہی ہے جو ملک الموت کی کارکردگی کا موضوع ہیں ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے ان امور کا تفصیلی علم ملک الموت کو دینا ضروری تھا۔ یہ علم اور اس کے مطابق کام پیغمبرِ مظلوم کی ذمہ داری میں داخل نہیں ہیں جزئی وسعت کو مطلق وسعت قرار دینا اور اس پر اپنی عبارت چڑھانا دھوکہ اور فریب ہے۔ علمائے دیوبند کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں جو ان کے ذمے لگایا جا رہا ہے۔ براہین قاطعہ کے مصنف حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری لکھتے ہیں:

"میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر اور مرتد اور ملعون کہتے ہیں جو کہ شیطان علیہ اللعنہ کو کیا بلکہ کسی مخلوق کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے غرض خالصہ صاحب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خاص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجھ کو تو مدت العمر اس کا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان تو کیا، کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کر سکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو۔"

کاشش کہ بریلوی خدا کا خوف رکھتے اور آئندہ کے لیے اس مغالطہ کی شق چھوڑ دیتے

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اور دوسروں کی عاقبت کا علم نہیں (معاذ اللہ)

عبارت یہ ہے: خود فرما عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل فی ولا یمکون۔
بریلوی خیانت:

"علمائے دیوبند کی عبارات" سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت لکھی گئی ہے، جھوٹ اور خیانت ہے۔ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نے عبارت کہیں نہیں لکھی عاقبت کا علم نہیں یہ لفظ بریلویوں نے خود گھڑے ہیں۔ یہی اگلی عبارت تو اس میں قرآن کریم کی آیت کا جزو ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے۔ "مجھ کو معلوم نہیں کیا ہوتا ہے مجھ سے لائق سے ہیں اسی پر چلتا ہوں جس کا مجھے حکم آتا ہے۔" اس سے مراد دنیا کے معاملات، یہاں کی آزمائشیں اور ان پر مرتب ہونے والے نتائج ہیں، آخرت میں یہ کوششیں کس کس درجے میں قبولیت پائیں گی، ظاہر ہے کہ یہ سب امور پردہ غیب میں تھے، اس مضمون کو یہاں سے ہٹا کر عاقبت کے ساتھ خاص کر دینا اور پھر اسے علمائے دیوبند کی عبارت ٹھہرنا ظلم بالائے ظلم ہے۔

کاشش کہ اعتراض کرنے والے لوگ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو آپ کے کامیاب اتہام کی خبر دے رکھی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

"تصور کیا جائے آخرت کی شان و شکوہ کا جب کہ آدم اور آدم کی ساری اولاد آپ کے جہنم سے ملے جمع ہوگی تو وہاں کی زندگی اور فضیلت تو یہاں کے اعزاز و اکرام سے شہا درجہ بڑھ کر ہے۔"

علمائے دیوبند کی اس تصریح سے آنکھیں بند کر کے محل عبارات کو اچھا کرنا اور اسے اپنی گستاخانہ عبارت میں ڈھالنا بریلوی امانت و دیانت کا کھلا نشان ہے۔

ان لوگوں میں کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو علامہ شبیر احمد عثمانی کی اس عبارت کو ضرور ساتھ لکھتے۔

(۴) رسولی اشرف علی تھانوی نے رسول اللہ کے علم غیب کو ایرہ غیوہ اور تمام سچوں اور پاکوں کی خبر دینا اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ سچ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا

حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہے..... الخ

بریلوی خیانت :

ان تین سطروں کو علمائے دیوبند کی عبارات کی سُرخ سے نقل کرنا خیانت ہے یہ عبارت علمائے دیوبند کی نہیں بریلویوں نے خود بنائی ہے، جب علماء دیوبند سر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل نہیں تو وہ آپ کے علم غیب کو دوسروں کے علم سے تشبیہ کیسے دے سکتے تھے، علماء دیوبند کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً علم غیب نہیں تھا کیونکہ علم کا لفظ جب غیب کی طرف مضاف ہو تو وہ ذاتی علم کے لیے آتا ہے عطائی کے لیے نہیں، علم غیب کی کوئی قسم عطائی نہیں ہے۔ پس یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو تشبیہ دی ہے، سر سے غلط ہے نہ آپ کو علم غیب تھا نہ اسے تشبیہ دینے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔

علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کثافت پر میر سید شریف نے کر دی ہے اور یہ یقیناً برحق ہے لہ

اس اصول کی روشنی میں یہ کہنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا باطل غلط ہے، حضور کو اللہ تعالیٰ نے کروڑوں غیب پر الملاح بخشی تھی لیکن اس الملاح علی الغیب کو صرف جاہل ہی علم غیب کہہ سکتے ہیں پس یہ کہنا کہ مولانا تھانوی نے حضور کے علم غیب کو تشبیہ دی کس قدر گھلا جھوٹ ہے۔

دہی اگلی عبارت جو مولانا تھانوی کے الفاظ سے پیش کی گئی ہے سو وہ بقول زید ہے یہ مولانا تھانوی کا عقیدہ نہیں تھا، اسے مولانا تھانوی کا عقیدہ ٹھہرا خیانت اور ظلم بالائے ظلم ہے اس کا دفتر دار زید ہے نہ کہ حضرت اقدس مولانا تھانوی۔ زید کے قول پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیب کے جاننے سے وجہ عالم الغیب کہنا اس کو لازم ہے کہ باقی سب مخلوق کو بھی بعض غیب جانتے کی وجہ سے (گو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب کے گناہی کم کیوں نہ ہوں) عالم الغیب کہا جائے سو یہ لزوم زید کے قول پر لازم آ رہا ہے جس کی مولانا تھانوی تریڑ

لے فائد القرآن ص ۷۸ لے ملفوظات حد سوم ص ۳۳

کر رہے ہیں۔ مولانا تھانوی کے عقیدہ میں زید کا قول بھی غلط اور اگلی بات کا لزوم بھی غلط مولانا تھانوی کا عقیدہ معلوم کرنا ہو تو وہ یہ ہے :

”میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے فضل المخلوقات فی

جميع الکالات العلیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی حقہ مختصر لہ

(۵) نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کا خیال بدل کر دل میں لانا نہا کے دوسرے اولیاء گمراہ کے تصور میں غرق ہو جانے سے بھی زیادہ بُرا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے : از وسوسہ زنا خیال مجاہد زود خود بتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و اشال آن الخ لہ

بریلوی خیانت :

نماز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے کا نہا کے دوسرے سے متبادل صراط مستقیم کی اس حدیث میں کیس نہیں یہ خیانت ہے، بریلویوں کو اتنا صریح جھوٹ بولتے کچھ شرم نہ آئی۔ دوسرے زنا کا تقابل اپنی بیوی کی صحبت کے خیال سے تھا اور اگلی بات دوسری ہے۔ بزرگان دین کی طرف خیال باندھنے اور ان کی طرف نیت لے جانے کا تقابل دنیا کے مال و زر میں متفرق ہونے سے کیا گیا تھا۔ بریلوی پفلٹ کی خیانت غلط کیسے، نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو نہا کے دوسرے کے مقابل ٹھہرا دیا (معاذ اللہ) بریلوی خیانت سے ہزار توبہ

یاد رہے کہ بریلویوں نے یہ خیانت مولانا احمد رضا خاں سے وصول پائی ہے مولانا احمد رضا خاں نے یہ جھوٹ اپنی کتاب اکو کتبہ الشہابیہ ص ۲۹ پر تصنیف کیا تھا۔

باقی رہ نماز میں حضور یا بزرگوں کا خیال تو یہاں یہ لفظ خیال بریلویوں کا دوسرا جھوٹ ہے۔ صراط مستقیم میں یہاں خیال آنے کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ہمت کے الفاظ ہیں اور ان سے مراد مقصود پر پوری توجہ جانا ہے کہ اور کس طرف تھی کہ خدا کی طرف بھی دھیان نہ رہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم

لہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۲۸ لہ صراط مستقیم ص ۷۸

بزرگوں پر توجہ جانا اور انہی کی نیت، اذکار، لیا، شرک ہے اور شرک واقعی اس سے زیادہ بڑا ہے کہ نماز میں کوئی
ادنیٰ اور معمولی چیزوں کے دھیان میں لگا رہے۔ اس صحت میں صرف نماز بڑا ہوگی مگر سچی صحت میں ایمان
جائے گا اور شرک آئے گا۔

ہاں صرف بہت (خدا سے توجہ پھیر کر اسے بزرگوں پر لے جانا) نہ ہو صرف خیال آجائے اور
نمازی اسے مقصود نہ بنائے تو اس کے بارے میں بھی مراط مستقیم میں ہے :

• خود بخود مسائل کا دل میں آجانا اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان غلو
خلعتوں میں سے ہے جو حضور حق میں استغراق باخلاص لوگوں کو نہایت مہربانوں
کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں..... اور ان کی نماز ایسی عبارت ہے کہ اس کا ثمرہ
آنکھوں کے سامنے آگیا :۔

اس عبارت کو پھوڑ کر صرف اگلی عبارت نقل کرنا اور وہاں بھی غلط خیال اپنی طرف سے لکھ دینا
بریلوئل کا صریح جھوٹ ہے۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنے کے بارے میں علمائے دیوبند کا فتویٰ بھی دیکھ لیجیے :
• جب نماز میں خود التعمیلات اور درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ذکر ہے تو خیال آنا تو ضروری ہوا، باقی نماز خاص عبادت اللہ کے لیے ہے، غیر اللہ
کا خیال علی سبیل التعمیل عبادت خدا آنا چاہیے اور نماز ہر حال میں صحیح ہے، خیال پر
باز پرس نہیں ہے :۔

(۶) غلط رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں (معاذ اللہ)

یہاں خاصہ نہ ہونے سے صفت رحمت کی نفی مراد نہیں بلکہ خاصہ اپنے اصطلاحی معنوں میں ہے،
مراد یہ ہے کہ یہ صفت سب سے اعلیٰ درجے میں حضور میں تو ہے ہی لیکن کسی نہ کسی درجے میں دیگر اولیاء و

میں ہوتی ہے، اگر غلط اس تاویل سے کسی دوسرے پر بول دیا جائے تو جائز ہوگا۔ حضرت مولانا
ذہبی رحمہ اللہ کی یہی عبارت یہ ہے :

• غلط رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے
بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیتین بھی بوجہ رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب
رسول اللہ سب سے اعلیٰ ہیں :۔

• اللہ اور رضا ناں صاحب کا عقیدہ ہے کہ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے :۔
تو اس تصور قائم نہیں آتا کہ ان کے نزدیک جناب غوث پاک زمین و آسمان کے جملہ جانوں کے لیے
مستحق :

شیخ سعدی شیرازی بدستان میں شاہ وقت کے بارے میں کہتے ہیں
تو کی ملکہ لطیف حق بر زمین بہر صفت رحمتہ عالمین
تو زمین پر خدا کی رحمت کا سایہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں سب
عالموں کی رحمت ہے :

اللہ تعالیٰ نے جنی زمینیں پیدا کیں ہر ایک میں تجھے جہاں ہیں وہاں ان کے لیے کوئی نہ کوئی مرکز
مستحق ہے، ہر جگہ تھے ہیں :

ہر گاہ ہر گاہ عالم بود رحمۃ للعالمین نے ہم بود

• حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ درجے میں رحمۃ للعالمین ہیں، دیگر انبیاء اور اولیاء آپ
کے لیے خاصہ اپنے درجہ میں جہانوں کی رحمت ہوں تو اس میں کون سا مانع شرعی ہے : پس بریلوئل
کی اس ایک غلطی سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

• علامہ محمد تقی عثمانی نے غلام تہمتین کے معنی صرف آخری نبی لینے کو غلام کا خیال بتایا ہے اور

خود سب سے اعلیٰ مرتبہ کا نبی اور آخری نبی دونوں معنی مراد لیے ہیں، آپ نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرنے کی مخالفت نہیں کی اسے صرف آخری نبی پر محدود رکھنے کی مخالفت کی ہے اور صرف آخری نبی معنی مراد لینے کو عوام کا خیال بتایا ہے، پوری عبارت پڑھنے سے یہ بات از خود واضح ہو جاتی ہے۔

بریلوی خیانت :

مولوی احمد رضا خاں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس سے ص ۲۸، ص ۲۹ اور ص ۳۰ کی مختلف عبارات جوڑ کر ایک مسلسل عبارت بنائی ہے، اس مسلسل عبارت سے آخری نبی ہونے کا انکار ثابت ہوتا ہے جو ہرگز مولانا محمد قاسم کی مراد نہ تھا، حضرت مولانا محمد قاسم نے خود اپنے عقیدے کی وضاحت کر دی ہے :

"اپنا دین و ایمان ہے، بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر جانتا ہوں"۔ لے

مولانا محمد قاسم ختم نبوت مرتبی اور ختم نبوت زمانی دونوں کے قائل ہیں، ایمان کے لیے دونوں کا اقرار ضروری ہے ختم نبوت مرتبی کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مراتب کمالات آپ پر ختم نہیں، مرتبی ختم نبوت پر بحث کر کے ہوتے آپ نے بالفرض کے لفظ سے ایک بات کہی کہ اگر آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو اس پہلو کی ختم نبوت میں فرق نہ آئے گا، کمالات والی ختم نبوت بہر حال قائم رہے گی۔ مولانا محمد قاسم کے عقیدہ میں عقیدہ ختم نبوت کے لیے صرف ختم نبوت مرتبی کا اقرار کافی نہیں ختم نبوت زمانی کا اقرار بھی ضروری ہے۔

آپ کی جو عبارت ختم نبوت مرتبی کی وضاحت میں تھی اُسے بریلوی پمفلٹ میں اس طرح دیا ہے کہ یہ بات ختم نبوت زمانی کے بیان میں ہے۔ یہ جھوٹ اور خیانت ہے کہ کہیں کی بات کہہ کر لگا دی، مولوی احمد رضا خاں اگر تین مختلف عبارتوں کو اپنی ترتیب سے نہ جوڑتے تو یہ بات ہرگز نہ بنتی جو اب بریلویوں نے بنا رکھی ہے۔ شرط یہ کہ پہلے الفاظ کو نقل نہ کرنا اور شرط کے بغیر جزا کو نقل کر دینا کتنی بڑی خیانت ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے حضرت مولانا محمد قاسم کے یہ الفاظ نقل نہیں کیے جو شروع میں تھے اور مقدم کے بغیر تالی کا تیسرا جزو نقل کیا

مولانا محمد قاسم کی بات یہاں سے شروع ہوتی تھی :

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی انصاف ذاتی بوجہ نبوت لیجیے لے

لاہرہ کہ شرط ہے اور اسکی جزا ختم نبوت کے صرف ایک پہلو کے پیش نظر تھی۔ ختم نبوت کے مجموعی مفہوم کے بالمقابل نہ تھی اسے ختم نبوت کے پورے مفہوم کے طور پر پیش کرنا ایک کھلی خیانت ہے۔

(۹) بریلوی پمفلٹ میں، کے بعد نمبر ۹ ہے اس لیے ہم نے بھی نمبر ۹ ہی لکھا ہے)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں اردو زبان اگر اس وقت سے آئی ہو جب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملائے دیوبند سے ملنا جلتا ہوا تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے، اللہ تعالیٰ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت کے وقت اس کے متعلق علم عطا فرما دیں تو اس میں صرح کی کوئی بات نہیں ہے۔

یہاں یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ) اردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی، بریلوی مولوی ازراہ خیانت اس حوالے کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں گویا آپ نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔ بات جھوٹ اور بریلوی خیانت ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی انسان استاد تھا تو علمائے دیوبند سے اس کا انکار نہیں سمجھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد صرف خدا تھا اور اُسی نے آپ کو قرآن سکھایا۔

الرحمن ۰ علم القرآن ۰ خلق الانسان ۰ علمہ البیان ۰

(۱۰) کہ لا الہ الا اللہ (اشرف علی)

جس طرح خواب کے واقعات پر شرعاً مواخذہ نہیں، بیداری کی حالت میں بلا اختیار نکلے ہوئے الفاظ پر بھی شرعاً مواخذہ نہیں ہے، بیداری میں بھی انسان پر کئی حالتیں گزرتی ہیں، اختیار کی حالت کے غلط کاموں اور غلط کلمات پر مواخذہ ہوگا لیکن جاگتے ہوئے غلطاری کی حالت میں جو بات زبان سے نکلے اس پر مواخذہ نہیں ہے۔

مولانا تھانویؒ کے ایک مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کلمہ پڑھ رہا ہے جو اپنے ظاہر میں کفر ہے
 ہے پھر جانتے ہوئے بھی بلا اختیار اس کی زبان پر وہی جملہ رہا، وہ بہت پریشان تھا اور اس کے کلمہ کفر ہونے
 کا اسے پورا احساس تھا۔ اس کے اعتقاد میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ عالم بیداری میں ہوش و
حواس اور اپنے اختیار سے پڑھنا بلاشبہ کفر تھا اس لیے اس نے یہ واقعہ حضرت مولانا تھانویؒ کو لکھا۔ آپ
 جانتے تھے کہ خواب یا بیداری میں بلا اختیار کہے گئے کلمات پر شرعاً مواخذہ نہیں، اس لیے آپ نے اسے تسلی
 دی کہ اس نے یہ کلمہ کفر اپنے اختیار سے نہ کہا تھا، آپ نے اس کی تعبیر یہ لکھی کہ اس واقعہ میں تسلی بھی، کہ
 جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ عبودت تعالیٰ متبع سنت ہے، خط کشیدہ الفاظ اس واقعہ میں قابل غور ہیں
 اس واقعہ سے مراد خواب ہے۔ تعبیر بعض اوقات خواب کے ظاہر کے خلاف ہوتی ہے اور ہر دو میں ایک
 نہایت باریک ملاحظہ لپٹی ہوتی ہے۔ مولانا تھانویؒ نے تعبیر میں یہ نہیں کہا کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو
 وہ واقعی پیغمبر ہے بلکہ یہ بتایا کہ وہ متبع سنت ہے معلوم ہوا وہ خواب اپنے ظاہر پر نہ تھا۔

بریلوی خیانت :

اس اعتراض کے پیش کرنے میں بریلوی مقرر نے یہ خیانتیں کی ہیں :

- ۱۔ مقرر نے خواب کا سر سے ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ خواب پر کوئی مواخذہ نہیں ہوتا۔
- ۲۔ بیداری میں اختیاری اور غیر اختیاری حالت کا فرق بیان نہیں کیا، صورت ثانیہ پر مواخذہ نہیں۔
- ۳۔ اس واقعہ کے الفاظ کی مراد نہیں بتلائی حالانکہ خواب اور ہوتا ہے اور تعبیر اور۔
- ۴۔ یہ نہیں مانا کہ خواب کی تعبیر ظاہر کے خلاف بھی ہوتی ہے ورنہ خواب کے بعد تعبیر کی کس ضرورت

نہ ہوتی۔

افسوس بریلوی مقرر نے یہ نہ سوچا کہ بریلوی لوگ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے مولوی احمد رضا
 خان صاحب کا نام بیداری اور اختیاری حالت میں تجویز کرتے ہیں :

ہجریں آ کے رقد میں جو چھپیں گے تو کس کا ہے

ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا لے

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال ہو گا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے مولوی
 احمد رضا خاں صاحب کا نام لینا کیا کلمے کی تبدیلی نہیں؟ یہاں نورانی کے والد مولوی عبد العظیم صدیقی نے تو
 مولوی احمد رضا خاں صاحب کو بھل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل لاکھڑا کیا تھا کہ جس طرح عرب میں حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں، ہم میں مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں، مولانا عبد العظیم صاحب نے مولوی احمد رضا خاں صاحب
 کے سامنے پڑھا تھا :

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جن کی صورت کو

عجم کے واسطے لا ریب وہ قبلہ نسب تم کو لے

اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ عرب میں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عجم

میں تمہاری طرف رہنمائی کرنے والے مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں۔

(۱۱) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بے بھائی کی سی کرنی چاہیے"

اس سے مراد بدنی تعظیم تھی نہ اعتقادی۔ سیاق و سباق میں یہ بات ظاہر ہے، بدنی تعظیم کی چار
 صورتیں ہیں: دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ صرف اللہ کے لیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی بدنی تعظیم بے انسان کی سی چاہیے نہ خدا کی سی، دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ چار
 باتیں اللہ کے لیے نہ ہونی چاہیے ان کے لیے صرف ایک خلا ہے۔

اس بات میں مطلق تعظیم مراد نہ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی روحانی اور علمی تعظیم سب
 مخلوقات سے زیادہ ہے بھائی کی سی نہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی اور علمی تعظیم صرف بڑے
 بھائی کی سی بڑے کے وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

بریلوی خیانت :

(۱) مولانا اسماعیل شہید نے اس بات کے ثبوت کے لیے حدیث پیش کی تھی (دیکھئے تقویۃ الایمان)

(۲) بریلوی معترض نے اسے ذکر نہیں کیا تا کہ بات ٹھکل نہ جائے کہ یہ تو ایک حدیث کا بیان تھا۔

(۳) تعظیم سے یہاں مراد بذی تعظیم تھی نہ کہ مطلق تعظیم۔ معترض اس عبارت کو یہاں اس طرح پیش

کر گئے کہ مولانا اسماعیل شہید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلق تعظیم بڑے بھائی کی سی تیار ہے جس (معاذ اللہ) حالہ کہ یہ عقیدہ کسی سلطان کا نہیں ہو سکتا۔

معترض مولانا اسماعیل شہید کی یہ عبارتیں بھی کلمہ دیتا تو کوئی شخص مغالطے کا شکار نہ ہوتا۔ اور ہر

کو پتہ چل جاتا کہ مولانا اسماعیل ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ حضور کا درجہ بڑے بھائی کا ہے (معاذ اللہ) مولانا اسماعیل شہید کی تصریحات دیکھئے :

”کلام اللہ شریف کا آنا ادب کہ اس کو بے وضو ہاتھ نہ لگائے..... نماز

اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور جہاد اور باقی شعائر اسلامیہ کی عظمت کا اعتقاد بھی اسی

طرح کو ہے اور مطلقاً شرع شریف اور کعبہ اور انبیاء اور رسولوں کی تعظیم بھی اسی

قسم سے ہے۔“

اس میں رسولوں کی اعتقاد ہی تعظیم بڑے بھائی کی سی نہیں، بہت اونچی بتلائی ہے، ایک اور

مقام پر لکھتے ہیں :

”بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اس

سے نیچے ہیں مگر آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے۔“

سب انبیاء و اولیاء کے سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے ان کے بڑے بڑے

عجزے دیکھے، انہی سے سب اسلام کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہی کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی تھی

لے مراد تعظیم سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے

ان عبارتوں میں تصریح ہے کہ مولانا کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی

کا نہیں سب سے بڑا ہے۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز شہی میں مل گئے ہیں (معاذ اللہ) علمائے دیوبند کی عبارات کی سرخی قائم

کر کے اس عبارت کو علمائے دیوبند کے نام پر پیش کرنا بریلوی خیانت کا بڑا قبیح نمونہ ہے اور مولانا اسماعیل شہید

اور ان کے بھائی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کر گئے؟

صحابہ نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھر محمد زکریا کو بھی سجدہ نہ کرو، سجدہ کے لائق وہی ہے جس پر موت کبھی نہ

آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات جو حدیث میں موجود تھی ہرگز قابل اعتراض نہ تھی مگر افسوس کہ بریلوی معترض

نے کلمہ دیا کہ یہ حدیث نقل نہ کی اور لوگوں کو مغالطے میں ڈال دیا۔

بریلوی خیانت :

مٹی میں ملنے سے بدن کا ریزہ ریزہ ہونا مراد لے لیا حالانکہ مولانا اسماعیل شہید کی مراد یہ تھی مٹی میں

ملنے سے بدن کا ریزہ ریزہ ہونا ہے۔ ابدان انبیاء قبروں میں محفوظ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ

ان کے بدن کے ہونے کو کھائے۔

شہنشاہ دکن کرنے کو کہتے ہیں (دیکھئے علی اردو لغت ۱۳۳۵) پس مٹی میں ملنا دفن ہونے

کا کہیں کہ میں لیت ہو کر مٹی میں ملنے والا ہوں، اس کے معنی یہ ہوں گے، میں ایک دن قبر میں دفن ہونے

والا ہوں گا۔ ہر جگہ کہ اس میں کوئی جالی نہیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :

”مٹی میں ملنے کے دو معنی ہیں (۱) ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ غلط

ہو جائے جیسا سب انبیاء زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن جاتی ہیں (۲) دوسرے

معنی سے ملانی و متصل ہو جانا، تو یہاں مراد دوسرے معنی ہیں اور جیسے انبیاء علیہم السلام

کا خاک نہ ہونے کے مراد حرم بھی قابل ہیں۔“

لے مراد تعظیم سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے

(۱۳) اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے نہ

یہاں ماننے کا لفظ عزما ماننے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے، پہلے یہ آیت مذکور ہے۔ واما
ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدوني ترجمہ، اور مقرر
اسمعیل شہید) اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات میں ہے کہ کوئی ماننے
کے لائق نہیں سوائے میرے ہر مذہب کی گرد میری ہے۔

اس کے بعد مولانا شہید نے وہ بات کہی ہے جو بریلوی مقرر نے پیش کی ہے۔ مولانا لکھتے ہیں
یعنی تجھے پیغمبر کہتے سورہ شمس کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو ماننے اور
اس کے سوا کسی کو نہ ماننے۔

یہ حکم اور اذہبی کا بیان ہے مولانا اسمعیل شہید کا اپنا بیان نہیں اور ماننے سے مراد والد اور معبود
مانا۔ چنانچہ اذہبی کہتے ہیں کہ بندہ کو چاہیے خدا کے سوا کسی کو اللہ اور معبود نہ مانے اور یہ بات برحق ہے۔

بریلوی خیر امت :

بریلوی مقرر نے یہ سببات و سبب کو بغیر چھوڑتے ہر مسئلہ عبادت اس انداز میں پیش کی ہے
گویا مولانا اسمعیل شہید یہاں پیغمبروں کو پیغمبر ماننے کی نفی کر رہے ہیں حالانکہ بات صرف اتنی تھی کہ بندہ خدا
کے سوا کسی کو اللہ اور معبود نہ مانے اور یہ واقعی برحق بات تھی۔ یہ نہیں کہ پیغمبروں کو پیغمبر نہ مانے اور وہ رسول کر
ولی نہ جانے (معاذ اللہ) علماء دیوبند پیغمبروں کو پیغمبر مانتے ہیں اور صحابہ کو اپنا پیشوا جانتے ہیں۔

(۱۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کسی چیز کے مالک و مختار نہیں (معاذ اللہ)

یہاں خدائی اختیارات اور خدائی طاقتوں کی نفی ہے یہ مراد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت علی اپنے گھر اور کے بھی مالک نہ تھے اور مسلمانوں کے امور میں کسی فیصلے یا عمل کا اختیار نہ رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے تحت الاسباب ہر اختیار دیتے ہیں ان کی یہاں نفی فرمادیں، ہاں آپ (فوق الاسباب) اسباب

خدا کے ہاں ہر چیز کے مالک ہوتا ہے۔ خدائی اختیارات اور تصرفات میں نہ کوئی فرشتہ اس کا
معاذ ہے نہ کوئی پیغمبر اور نہ وہ وحید لا شریک ذات ہے اور شرک سے ہر طرح پاک ہے۔ گواہ کے
ہر حال میں اللہ تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے واسطے یہی چاہتے
تھے کہ وہ اسلام لائیں اور حضور میں ایسا نہ آیا، جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک
اللہ تعالیٰ نہیں تو وہی کو کس طرح ہو، یہ تب ہو کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ
ہر گز خدائی اسباب اختیار دے کہ آپ مطلق ہو بیٹھے اور یہ اسلئے بڑا منافق عقیدہ

یہاں اس کے کیا یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ خدائی اختیارات میں سے حضور اور حضرت علی
کے کس کس اختیار سے یہی بات اگر مولانا اسمعیل شہید نے کہہ دی تو کیا برا کیا؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان)

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،
اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے،

(۱۶) محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے :

یہاں ناکارہ لوگوں سے مراد ا فوق الاسباب نفع یا نقصان پہنچانے سے عاجز لوگ ہیں، اس وقت کے محاورے میں ناکارہ کا لفظ کسی عیب کا آئینہ دار نہ تھا، اس سے مراد محض عاجز تھا کہ بغیر اسباب کے کسی کا نفع یا نقصان صرف خدا کے قبضے میں ہے باقی سب عاجز ہیں، خدا جو چاہے کرے۔ اس باب میں سب مخلوقات عاجز اور ناکارہ ہے، کوئی کسی کو اسباب سے بالا ہو کر نفع یا نقصان نہیں دے سکتا۔

بریلوی خیانت :

دیکھئے کہ اس تشریح کے بغیر اپنی طرف سے یہ عبارت لکھ ڈالی اور رسولوں کا لفظ اپنی طرف سے بڑھالیا۔ حالانکہ یہ لفظ ہرگز لکھا نہ تھا۔ بریلوی خیانت دیکھئے۔ انبیاء و اولیاء اللہ سب ناکارہ ہیں (نعوذ باللہ) اور اس پر بڑی سرخی یہ قائم کی علماء کے دیوبند کی عبارات۔ یہ جھوٹ اور خیانت کی انتہا ہے۔ یہ عبارت ہرگز علماء دیوبند کی نہیں اور آگے جو عبارت دی گئی ہے اس میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں تھا، معترض نے یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھالیے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباسؓ کو ایک دفعہ نصیحت فرمائی کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو جائے کہ تجھے کسی بات میں نفع دے سکیں۔ وہ تجھے نفع نہ دے سکیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، حضور کے الفاظ یہ تھے :

ان الامۃ لو اجتمع علی ان ینفعلوا بشئ لم ینفعلوا الا بشئ قد کتب اللہ لک

سیدنا امیر علیؓ نے وفات میں یہاں امت کی تشریح میں انبیاء و اولیاء کے الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں

مولانا سید شہید نے قند کوہ عبارت میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن امیر علیؓ نے اس سے ملتے جلتے مضمون میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کر دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ امیر علیؓ نے اسے کوئی

بے ادبی نہیں کی۔

۱۷۔ انہیں اپنا پتہ کہہ کر ملوث رہا، ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔

اس خط کشیدہ عبارت میں ایک غامض بات کہی گئی تھی کہ بادشاہ ہویا فقیر امیر ہو یا غریب سب کے شان کے لئے آگے اس سے زیادہ کمزور ہیں جتنا کوئی چڑھے گا کام کرنے والا کمزور اپنے آقا کے سامنے ہر وقت ہے کہ میں دلوں انسان۔ لیکن اللہ کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس کے ساتھ کوئی کس بات میں شک نہیں ہے۔ ہر چھوٹا بڑا خدا کے سامنے اس سے زیادہ عاجز اور کمزور ہے، جتنا کہ وہ بڑے سے چھوٹا، خدا اپنے آقا کے سامنے ہر وقت ہے۔

بریلوی خیانت :

دیکھئے کہ اس تشریح کے بغیر اپنی طرف سے یہ عبارت لکھ ڈالی اور رسولوں کا لفظ اپنی طرف سے بڑھالیا۔ حالانکہ یہ لفظ ہرگز لکھا نہ تھا۔ بریلوی خیانت دیکھئے۔ انبیاء و اولیاء اللہ سب ناکارہ ہیں (نعوذ باللہ) اور اس پر بڑی سرخی یہ قائم کی علماء کے دیوبند کی عبارات۔ یہ جھوٹ اور خیانت کی انتہا ہے۔ یہ عبارت ہرگز علماء دیوبند کی نہیں اور آگے جو عبارت دی گئی ہے اس میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں تھا، معترض نے یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھالیے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباسؓ کو ایک دفعہ نصیحت فرمائی کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو جائے کہ تجھے کسی بات میں نفع دے سکیں۔ وہ تجھے نفع نہ دے سکیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، حضور کے الفاظ یہ تھے :

ان الامۃ لو اجتمع علی ان ینفعلوا بشئ لم ینفعلوا الا بشئ قد کتب اللہ لک

سیدنا امیر علیؓ نے وفات میں یہاں امت کی تشریح میں انبیاء و اولیاء کے الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں

مولانا سید شہید نے قند کوہ عبارت میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن امیر علیؓ نے اس سے ملتے جلتے مضمون میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کر دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ امیر علیؓ نے اسے کوئی

بے ادبی نہیں کی۔

۳۵۳ مشکوٰۃ

۱۷۔ انہیں اپنا پتہ کہہ کر ملوث رہا، ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔

اس خط کشیدہ عبارت میں ایک غامض بات کہی گئی تھی کہ بادشاہ ہویا فقیر امیر ہو یا غریب سب کے شان کے لئے آگے اس سے زیادہ کمزور ہیں جتنا کوئی چڑھے گا کام کرنے والا کمزور اپنے آقا کے سامنے ہر وقت ہے کہ میں دلوں انسان۔ لیکن اللہ کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس کے ساتھ کوئی کس بات میں شک نہیں ہے۔ ہر چھوٹا بڑا خدا کے سامنے اس سے زیادہ عاجز اور کمزور ہے، جتنا کہ وہ بڑے سے چھوٹا، خدا اپنے آقا کے سامنے ہر وقت ہے۔

بریلوی خیانت : دیکھئے کہ اس تشریح کے بغیر اپنی طرف سے یہ عبارت لکھ ڈالی اور رسولوں کا لفظ اپنی طرف سے بڑھالیا۔ حالانکہ یہ لفظ ہرگز لکھا نہ تھا۔ بریلوی خیانت دیکھئے۔ انبیاء و اولیاء اللہ سب ناکارہ ہیں (نعوذ باللہ) اور اس پر بڑی سرخی یہ قائم کی علماء کے دیوبند کی عبارات۔ یہ جھوٹ اور خیانت کی انتہا ہے۔ یہ عبارت ہرگز علماء دیوبند کی نہیں اور آگے جو عبارت دی گئی ہے اس میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں تھا، معترض نے یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھالیے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباسؓ کو ایک دفعہ نصیحت فرمائی کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو جائے کہ تجھے کسی بات میں نفع دے سکیں۔ وہ تجھے نفع نہ دے سکیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، حضور کے الفاظ یہ تھے :

ان الامۃ لو اجتمع علی ان ینفعلوا بشئ لم ینفعلوا الا بشئ قد کتب اللہ لک

سیدنا امیر علیؓ نے وفات میں یہاں امت کی تشریح میں انبیاء و اولیاء کے الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں

مولانا سید شہید نے قند کوہ عبارت میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن امیر علیؓ نے اس سے ملتے جلتے مضمون میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کر دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ امیر علیؓ نے اسے کوئی

بے ادبی نہیں کی۔

۳۵۳ مشکوٰۃ

حقیقت ہے پھر بھی اس ذوقِ ناچیز اور ہم میں ایک اشتراک ہے کہ مخلوق ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ خدا کے ساتھ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا اتنا اشتراک بھی نہیں جتنا ہم میں اور ذوقِ ناچیز میں پایا جاتا ہے۔ کم از کم اتنا تو ہے ہی کہ ہم دونوں مادی وجود رکھتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کی شان بڑی ہے، لیکن ان میں سے کسی کو اللہ کے ساتھ کسی بات میں اشتراک نہیں۔

اسی تقویۃ الایمان میں مندرجہ ذیل یہ عبارت بھی تھی۔ ہر ملوی معترض اس کی روشنی میں مسئلہ کی اس عبارت کو پیش کرتے تو اسے اعتراض کر لے کی کہی نہ رحمت گوانا نہ کرنی پڑتی۔

یہ پیغمبروں کی شان تو بڑی ہے ان کے خبر دینے سے کیوں کر نہ یقین آوے۔

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ حضرت مولانا اسماعیل شہید اپنے مقابلہ میں انبیاء و اولیاء کو ذوقِ ناچیز ہرگز نہیں کہہ رہے۔ ان کے عقیدے میں پیغمبروں کی واقعی بہت بڑی شان ہے۔

۱۹۔ طاغوت کے کئی معنی کیے جاتے ہیں۔ جس سے یہ معنی کیے۔ اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت کی گئی اس پر یہ لفظ آسکتا ہے۔ اس نے کہا ہر میری عبادت کرو، جیسے فرعون نے کہا تھا یا نہ کہا ہو جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ میری عبادت کرو اب اس معنی کی رو سے کئی مقدس ہستیاں بھی اس مماثل کے تحت آجائیں گی۔ اس معنی کی رو سے طاغوت میں برائی نہیں، برائی لوگوں کے عمل میں ہوگی جو انہیں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہیں اور اگر طاغوت کے معنی شیطان کے لیے عبادتیں پھر یہ لفظ انبیاء و اولیاء کے لیے ہرگز نہ آسکے گا۔ پاک باز ہستیوں میں سے جن جن کو لوگوں نے مسبود ٹھہرایا ان کے اس شرک میں ان پاک باز ہستیوں کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا۔

اس تفصیل کے مطابق ایک معنی کی رو سے یہ لفظ ان پر آسکے گا اور ایک معنی کی رو سے نہیں۔ اگر کسی نے ان پاک ہستیوں کو مطاع طاغوت کہا تو یہ درست نہیں اور اگر کسی نے اس کے مذکورہ بالا معنی کو

ہو گیا کہ ان عزائم پر طاغوت کا لفظ بولا تو یہ اس کی اپنی اصطلاح کے مطابق ہوگا اس معنی میں نہیں کہ ہم طاغوت سے شیطان مراد لیتے ہیں ہر شخص کو اپنی اصطلاح میں بات کرنے کا حق ہے اس میں کفر کا لفظ نہیں ہے! تفسیر ابن جریر میں یہ معنی بھی ملتے ہیں:

الشیطان کان ذالک المعبود او شیطانا او وثنا او صنما او کائنا ما کان من شیء

ما کان کے عموم کے تحت یہ بات چلتی ہے کہی جا چکی ہے گو یہ ہمارا معیار نہیں۔

۲۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف کہا تھا کہ یہ بت ان کے بڑے سے بڑے توڑتے ہیں۔ ان

صبر و صبر کے لیے یہ صریح جھوٹ حقیقی جھوٹ نہ تھا صریح اور حقیقی میں فرق ہے۔ عام سطح پر یہ کھلا جھوٹ ہے اور اسی پہلو سے اس پر حدیث میں جھوٹ کا لفظ وارد ہے، لیکن یہ جھوٹ نہ تھا اس میں تو یہ تھا بات چھی تھی۔

۲۱۔ اگر کسی عام لے یہ کہہ دیا کہ مجرد و روح صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے اور اس نے ایک کہہ دیا کہ اگر کسی کو ایک اور عیب دہی اور حقیقی جھوٹ کو عیب بتلایا تو اس میں کیا اعتراض ہے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بھائی کو چوہ نہ ہونے کے باوجود چوہ ٹھہرایا تو اس میں حقیقی چوہ مراد تھی۔ یہی بات دیکھنے کے کھلے جھوٹ کو حقیقی جھوٹ بنا کر کئی پیغمبروں کو اس میں لوٹ کر

۱۱۔ ملوی معترض کے اعتراض کیا ہے؟

اسی عمل سے بھی بڑھ سکتا ہے (معاذ اللہ) عبادت یہ ہے ... اللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۔ یہی تیاری

۱۳۔ عبادت میں بظاہر کا لفظ موجود تھا جس سے مراد یہ ہے کہ کئی و فرائض عمل میں ظاہری

طوہ پر نبی سے بڑھ جاتے ہیں لیکن حقیقی طوہ پر عمل میں بھی کوئی نبی سے بڑھ کر نہیں۔ بریلوی معترض نے اپنے نفلوں میں عبارت لکھتے ہوئے بظاہر کا نفل اڑا دیا ہے۔ یہ بریلویوں کی روایتی خیانت ہے۔ حضرت عثمان صدوق خیرات کرنے میں ظاہری طوہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار صدقہ

خیرات سے بڑھے دکھائی دیتے تھے، لیکن یہ صرف مقدار کی ظاہری صورت تھی۔ حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجگانہ فرض نمازیں ہر بارہ برس کے قریب پڑھیں اور حضرت علی المرتضیٰ نے یہ فرض نمازیں پچیس سال پڑھیں۔ بظاہر حضرت علیؑ عمل میں آگے گئے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز سب اشرف امت کی نماز پر فائز تھی۔ اور کوئی امتی علم و عمل میں حقیقی طوہ پر نبی سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ نبی کا ہر لمحہ عبادت اللہ کی حضوری سے الامال ہے۔

بریلویوں نے اپنے سابق بعض کے باعث اس عبارت میں تحریف کی ہے اور بات بنائے کے لیے بظاہر کی قید جو احترازی تھی اسے اڑا دیا۔

۲۲۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوا انہی معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷)

بریلوی خیانت:

بریلوی معترض نے یہاں بھی خیانت کی ہے اس کے بعد کی یہ عبارت نقل نہیں کی۔ سوا اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سوار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے کھینچے ہیں ان کے محتاج ہیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان ص ۷

یہ عبارت ساتھ نقل کر دی جاتی تو مولانا اسماعیل شہید کا عقیدہ صحیح طور پر لوگوں کے سامنے آ جاتا۔ گاؤں کے چودھری صرف اپنے اپنے علاقے کے سردار ہوتے ہیں۔ پیغمبر نبی رہنمائی کے علاوہ اپنی اپنی امت کے ذمہ داری میں بھی سربراہ اور سرشار تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مولانا اسماعیل شہید کے عقیدے میں سارے جہان کے سردار تھے۔

۲۳۔ علامہ کے دیوبند کی عبارات کے عنوان سے مندرجہ ذیل عبارت پیش کرنا دھوکا اور فریب کا مصداق کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان کا فرد مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں۔

یہ لفظ کشیدہ عبارت مولانا اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان میں کہیں نہیں۔ بریلویوں نے یہاں تو خیانت کی انتہا کر دی ہے۔ اگلی پیش کردہ عبارت میں بھی یہ کہیں نہیں کہ صحابہ کرام کے بارے میں یہ لفظ لکھا جا رہا ہے۔

۲۴۔ بریلوی معترض کا تقویۃ الایمان کے خلاف سرمایہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ یہ اعتراض اس کے اعتراض ہے یا چالیس نمبر پر سے کرنے میں ایک عدد کا اضافہ ہے، اور اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں۔ حکام عدالتی صفات سے وابستہ ہیں ان کے سرانجام دیشے کی طاقت اس لئے کسی کو نہیں دی۔ اگر ان کو خدا کے استعانت خدائی کاموں میں شریک بتلانا ہرگز درست نہیں۔

۲۵۔ رواۃ ائمہ کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ہے کہ وہ کافر و مرتد ہیں۔ اب ان کے ساتھ تلبیس پیدا کرنا اور ان کے خاص مذہبی اعمال میں ان کی ہمنوائی کرنا حرام نہیں تو کون سا اسلام ہے ان لوگوں کے وہ اعمال و رسوم جو فرقہ دارانہ شعار کے طور پر قائم ہیں اور بعض سنی انہیں اپنا کر اپنے عوام کو گمراہی کے قریب کر دیتے ہیں تو اگر مصلحت ان سے کلی اجتناب لازم قرار دیا جائے تو معلوم نہیں اس میں ہلچل کی کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

۲۶۔ کسی ایک عمل کو کسی ایسے وقت یا عدد سے خاص کر لینا جو شریعت نے نہیں کیا ہرگز درست نہیں تھا۔ یہ شریعت کا حق ہے کہ کسی عمل کو کسی وقت سے خاص کرے۔ اب کوئی شخص کوئی

عمل وقت کی تخصیص سے عمل میں لائے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اور اشدین کے طریقے میں نہیں ملتا تو اگر اسے ندرست دیکیں تو کیا فرض اور واجب کہیں؟ اہل سنت تو یہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کا ہر دینی کام صحابہ کرام کے طریق سے سند رکھتا ہو۔ شریعت نے جس کام کو کسی وقت اور طریقے سے خاص نہیں کیا عام رکھا ہے۔ اسے کسی خاص وقت سے مخصوص کر دینا اور کسی خاص انداز میں عمل میں لانا اگر شریعت میں اضافہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۷۔ وہ عرس ہی کیا جس میں صرف قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ قرآن شریف پڑھنے کو کلاوت یا قرأت کہتے ہیں عرس نہیں کہتے۔ عرس انہیں اٹال کے مجوسے کا نام ہے جو کج کل عرسوں میں جھگتے ہیں۔ یہ عرس ہر قسم کی بدعات پر مشتمل ہوتے اور اہل حق جیٹھان سے پھٹے آتے ہیں۔

وقت کی پابندی جو شریعت نے نہیں لگائی ذکر میلاد کے لیے ۱۲ ربیع الاول کی تخصیص اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہ ماہ قمری کی تخصیص یہ وہ امور ہیں جن کی اصل ہم شریعت میں نہیں پاتے۔ قنادی رشیدیہ میں اگر اسے نادرست ٹھہرایا ہے تو اس سے کس آیت یا حدیث کا خلاف نہیں ہوا۔

۲۸۔ ایصالِ ثواب کے لیے کھانے کو سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا اور دونوں عملوں کو جوڑ کر ان کا ایصالِ ثواب کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فقہاء اشدین نے ایسا کیا اور صحابہؓ سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ سائیکس کو کھانا کھلانے سے پہلے صدقہ و خیرات کا عمل وجود میں ہی نہیں آتا کہ اس کا ایصالِ ثواب عمل میں لایا جائے اور اس کے لیے دعا کی جائے۔ جب صدقہ و خیرات عمل میں آجائے تو پھر اس کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے اس کے بغیر یہ عمل سامانِ دعوت تو ہو سکتا ہے ایصالِ ثواب نہیں۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اس پر اگر یہ لکھ دیا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے تو اس میں کیا غلطی کی جو عمل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی کبھی نہ کیا ہو اسے ان کے نام پر کرنا ایک مذاق نہیں تو اور کیا ہے؟ مولوی احمد رضا خان صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ فاتحہ کے وقت کھانے کا سامنے ہونا

ایک بات ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ یہ بات ہے مگر اس کے سبب سے وصولِ ثواب یا جوازِ فاتحہ میں کچھ خلل نہیں ہے۔“

اور بھی لکھتے ہیں:

”اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ ہو جب تک کہ ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔“

پھر بھی دیکھتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کے کھانے کے گرد بیوی مولوی باوجود محتاج اور مسکین نہ ہونے کے اس طرح مصروف نہ رہتے ہیں کہ بغیر کھانا سامنے نہ آئے کے اٹھتے ہی ہیں۔ حالانکہ ایصالِ ثواب کا یہ کھانا مولوی احمد رضا خان صاحب کے فتوے کی دوسری بھی ناجائز تھا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

”ہم کہ تقسیم کیا جائے محتاجوں کو دیا جائے کہ یہ بھی ثواب کی بات ہے۔ غنی لوگ اس میں سے نہیں۔“

پھر بھی لکھتے ہیں:

”یہ کہ کھانا صرف فقراء کے لیے ہے۔ عام دعوت کے طور پر جو کر لے ہیں یہ غلط ہے۔ غنی نہ کھاتے۔“

پھر بھی لکھتے ہیں: ”نوں میں جیسے تیار سوں، چالیسواں وغیرہ یہ عمل کیا جائے تو زیادہ ثواب ہے اور دعوت کی بات ہے اور بھی لائقِ مذمت ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بھی لکھتے ہیں:

”اگر یہ سمجھا جائے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کوئی عیب بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔“

مولانا احمد رضا خان صاحب نے مولانا گنگوہیؒ کے فیروں کے تحت بحث نکال دی ہے (وفادہ فی ضرر جلد ۱ ص ۱۳۳)۔ احکام شریعت ص ۱۵۳ ش ۱۵۴ الحجۃ الفاتحہ ص ۱۳۔

بریلوی مولوی ایصالِ ثواب کا کھانا محمد نہ کھاؤں تو آج بھی بہت سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

(۲۹) حضرت پیران پیر کو ایصالِ ثواب کرنے پر اعتراض نہیں۔ تاریخ کی بلڈجر پابندی اور شرکیہ عقیدہ کہ اگر گیارہویں دن دیں گے تو پیران پر عینیں کا دودھ روک دیں گے یہ شرکیہ عقائد بے شک کافی اعتراض ہیں۔ جن عوام کو ان وجوہات میں تردد ہو گا دیکھا گیا ہوا روہ اسے فرض سے بھی زیادہ فرض سمجھیں تو ان کی اصلاح سوائے اس کے ممکن نہیں کہ انہیں گیس اس سے روکا جائے۔ یہ ایصالِ ثواب آخر فرض تو نہیں۔ کہ اس کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد تک کو خطرے میں ڈال دیا جائے۔

حضرت پیران پیر کو آپ بیشک ایصالِ ثواب کریں یہ نیکی ہے اور اس میں اجر اور ثواب ہے۔ لیکن شرکیہ عقیدے، تاریخ کی غلط پابندی اور یہ کہ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کا حق مولوی صاحب کھا جائے ان امور سے بچنا ضروری ہے۔ جو کھانا ایصالِ ثواب کے لیے کھانا ہو وہ صرف فقراء و مساکین کو کھلانا چاہیے۔ وہ مولوی اور امام جو اپنی مالی حیثیت میں مستحق صدقات نہیں انہیں نہ کھلانا چاہیے۔

۳۰۔ ہندو غیر مسلم میں حلال و حرام کے احکام صرف مسلمانوں کے لیے ہیں۔ کوئی غیر مسلم مردار گوشت کھا سکتے تو یہ نہیں کہتے کہ حرام کھا رہا ہے۔ اس طرح سوکا پیسا اس غیر مسلم کا اپنا مال ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہے وہی اس کا مالک ہے۔ ہندو اپنے پیسے سے اگر کہیں رفاہ عام کی کوئی چیز بنا دے جس سے سب وار و صاف فائدہ اٹھا سکیں تو اس سے منافعت کی بناء پر اسے پاس کوئی دلیل نہیں جن کے ہاں اس کی منافعت ہو انہیں چاہیے کہ اس پر دلیل لائیں۔ اعتراض برائے اعتراض کا کچھ مطلب نہیں۔

۳۱۔ ہندوؤں کے تموار ہونی دیوالی کی پیدیاں اور کھانا اگر ناپاک نہ ہو تو اس میں کیا اعتراض ہے؟ فتاویٰ رشیدیہ میں جائز لکھا ہے تو مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے جلد ۱۵۳

عرض: کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اس روز نہ لے لیں اگر دوسرے روز دے تو لے لیں۔

۳۲۔ چڑھنے چار کے گھر کی روٹی میں عراج نہیں اگر پاک ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

معلوم نہیں اس میں اعتراض کا کونسا پہلو ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب کے ہاں تو طوائف کے ہاں کی شیرینی بھی جائز تھی۔

مسئلہ: طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریعت پڑھنا اور اس کی اس حرام آمدنی کی سنگائی ہونی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: اس مال کی شیرینی پر فاتحہ حرام ہے مگر جب کہ اس کے مال بدل کر مجلس کی ہوا اور رنگ جب کوئی کاذب خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے کسی شہادت کی حاجت نہیں..... مذہب مفتی بہ یہود و شیرینی حرام نہ ہوگی۔

۳۳۔ کو کھانا ثواب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

کو سے کی قسمیں ہیں۔ غرابِ نرج، غرابِ حقیق، غرابِ آبیق۔ پہلی قسم سب کے نزدیک حلال ہے۔ دوسری مختلف فید اور تیسری قسم مالک کے سوا سب کے ہاں حرام ہے۔ بریلوی محض کو چاہتے تھا کہ ہر قسم کی مخصوص شکل و صورت واضح کرنا بتا دے کہ وہ کوا کس کس عادت سے پڑا جاتا ہے اور پھر بیان کرنا کہ حضرت مولانا رشید احمد نے کس کو سے کو حلال کھا ہے۔

اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ بھی سامنے رہنا چاہیے تھا۔ عن ابی حنیفہ: "انہ لا یأمن بالکلب فیہو النصحیح علی قیاس المدحاجة فانہ لا یأمن بالکلبا لے

یہ کوئی قسم ہے جو امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے۔ مگر عرض اگر ان باتوں میں سے کوئی بات کھوت اور اس پر دلیل پیش کرتا تو ہم بھی جواب میں وضاحت کرتے۔ مزید تفصیلی مطلوب ہو تو اس کے متعلق ساتھ سے زائد علماء کرام کے فتاویٰ رسالہ فصل الطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ

لے احکام شریعت حصہ دوم۔ لے بسوٹ سرخی جلد ۱ ص ۲۲۶

رسالہ ۶۰ بنی شاداب کا کوئی حیدر نظامی روڈ لاہور سے مل سکتا ہے۔

۳۳، مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی نے مرثیہ لکھا اس میں گنگوچی کو بانی اسلام کا ثانی کہا۔

یہ صحیح ہے کہ بانی اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا فصل ثانی اور جانشین حضرت ابوبکر صدیق تھے، لیکن یہاں حضرت گنگوچی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا فصل ثانی نہیں کیا گیا۔ مطلق ثانی کہا ہے اور ثانی اردو میں ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں جو پہلے کے نقش پا پر ہو یا اسے دیکھ کر پہلے کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ غالب کتاب سے

دی سرے بھائی کو حق نے از سر نو زندگی میرزا یوسف سے غالب یوسف ثانی مجھے

ثانی سے مراد مرتبہ میں دوسرا نہ نا ضروری نہیں پیرا اور نقش قدم پر آنے والا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ابوبکر کو کہا تھا۔ تیرا گمان ان دونوں کے بارے میں کیا ہے جی کا تیسرا خدا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو مرتبہ میں تیسرا نہیں کہا جاسکتا۔ مطلق شہاد کرنے میں آپ اسے تیسرا کہہ سکتے ہیں۔

ویسے تو کل علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث اور ثانی ہیں، لیکن حضرت مولانا رشید گنگوچی ان معنوں میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تھے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر مشہور ہونے پر مشرکین احد کے دن "اعل جبل" کہہ رہے تھے۔ حضرت گنگوچی کی وفات پر بھی مشرکین اسی طرح شاداں و طربانگ تھے۔

بریلوی معترض یہ سمجھتا ہو کہ یہ تمام صرف صدیق اکبر کا ہے اور کسی کو اس مقام پر فائز نہیں مانا جاسکتا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ نورانی میاں کے والد مولوی عبد العظیم صدیقی نے مولوی احمد رضا خان صاحب کو کہا تھا۔

جیسا ہے شانِ حدیثی تمہارے صدق و تقویٰ کہوں کہ زکوة اتقی جب کہ خیر الیقینا تم ہو۔

سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۳۹

کیا یہ مولوی صاحب کو حضرت صدیق اکبر سے ملنے کی بے جا جسارت نہیں ہے؟

۳۵۔ اعتراض، شیخ المذنب نے کہا تھا کہ مولانا رشید احمد گنگوچی کے کالے کالے حلام سن

حازریت میں حضرت یوسف کے جانشین ہیں۔

قبولیت اسے کہتے ہیں قبول ایسا کہتے ہیں عبید سودا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

بریلوی معترض کے نزدیک اس شعر حضرت یوسف کی شان میں بے ادبی ہے۔

جواب، حضرت یوسف کا جانشین کہنے سے حضرت یوسف کی بے ادبی نہیں ہوتی لیکن اگر

کسی بزرگ یا ولی کو حضرت یوسف سے بڑھ کر مانا جائے تو اس میں بے شک حضرت یوسف کی بے ادبی ہے۔

جو ولی کو نبی پر مطلقاً فضیلت دے وہ زندقہ ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے حضرت پر صاحب کے بارے میں کہا تھا۔

روئے یوسف سے فزوں تر حسن و تے شاد پشت آئندہ ہوا تہا زوئے آئینہ

حضرت شاہ صاحب حضرت یوسف سے بھی حسن میں بڑھ گئے ان میں اور ان میں اتنا فرق ہے جتنا

آئینہ کی پشت اور آئینہ کے چہرے میں ہوتا ہے۔ پشت آئندہ اس کے چہرے کی پابری کہہ سکتی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام صرف پشت آئینہ کے درجے میں تھے اور میرے پر صاحب آئینہ کے چہرے کی طرح روشن ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کا یہ شعر یقیناً حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں بے ادبی ہے۔

۳۶۔ گنگوچی صاحب کو حضرت علی علیہ السلام سے بھی بڑھا دیا۔ (معاذ اللہ)

مردوں کو زندہ کیا زندہ کو مر لے نہ دیا اس سیحانی کو دیکھیں ذری ابن مسریم

یہاں حیات و موت سے مراد ہدایت و گمراہی اور ترقی و پستی ہے۔ ہدایت پا جانا حقیقی زندگی

ہے اور گمراہ ہو جانا روحانی موت ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا احیاء موتی کا مجروح مردہ بدنوں میں زندگی کا

لوٹ آنا تھا۔ یہاں ان دونوں تقابل نہیں۔ ایک طرف ایک اسی اور ایک طرف ایک نبی ان میں مقابلہ کیسے؟ یہ

اسی طرح ہے جس طرح مولوی احمد رضا خاں کے بارے میں ان کے ایک معتقد نے کہا تھا۔

شفا بخار پاسے میں طیفیل حضرت عیسیٰ ہے زندہ کر ہمارے خاتم احمد رضا خاں کا

حضرت مولانا گنگوہی کی یہ شان کہ روحانی مرد کے زندہ ہو رہے تھے گمراہ ہدایت پا رہے تھے، اپنی ذات سے قائم نہ تھے کیونکہ یہ نسبت محمدی کا فیض تھا جو مولانا گنگوہی میں جھلک رہا تھا۔ جنہوں کی نسبت سے حضور کے عقیدوں کو وہ شان سیمائی حاصل ہوئی کہ حضرت عیسیٰ ہی اسے دیکھیں تو منظور فرما دیں کہ واقعی یہ بھی مردوں کو زندہ کرنا ہے۔ کسی کے طبی کمال پر یہ کہا جائے کہ جالینوس بھی اسے دیکھے تو ان سے اس سے مراد جالینوس کی توہین نہیں جالینوس سے مستند منظور ہی پانا ہے۔

پس حضرت شیخ ابنہ کے اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے ادبی کا کوئی پہلو نہیں ہاں دوسرے شعر میں یہ فرق نمایاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں تو صرف بیماروں کا شفا پانا ذکر کیا اور احمد رضا خاں کے ذکر میں مردوں کو زندہ کرنے کی شان بتائی ہے۔ یہاں حضرت عیسیٰ سے سند منظور ہی لینے کی بات نہیں چل سکتی۔ کیونکہ مردوں کو زندہ کرنے کی تصدیق بیماروں کو تندرست کرنے والوں سے نہیں لی جاتی اس میں بے ادبی کا پہلو نمایاں ہے۔ بریلوی بے ادبی خود کرتے ہیں اور بے ادبی کا الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔

حضرت گنگوہی کی مذکورہ فضیلت اپنی نہیں بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا ایک پرتو تھا۔ اسی کی فضیلت یہی ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو جائے
ہوا ہے شہ کا مصاحب پھر ہے اترنا وگرہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے
۳۷۔ صحابہ کی بے ادبی کا الزام

صحابہ کرام کو کل لافوں اور اولیاء کرام اور مجتہدین عظام پر کی فضیلت ہے۔ یہ برحق ہے کوئی شخص ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، لیکن بعض بزرگوں کو بعض اہل حق میں بعض صحابہ پر کسی بات میں جزدی

فضیلت حاصل ہو جائے کہ یہ بات شرع کے خلاف نہیں اس جزدی فضیلت کا ثبوت اسی حدیث میں موجود ہے جو مراد مستقیم کی بحث میں یہاں پیش کی گئی ہے اسے دیکھ لیتے۔

بریلوی خیانت :

یہ مغلطہ مذکورہ میں اس بحث پر بریلویوں نے یہ عنوان چڑھایا ہے۔

تبلیغ دین اور نشرِ بائیت کرنے والوں کو بعض صحابہ کرام پر فضیلت دینے دی۔

یہ کس قدر اشتغال انگیز بھوٹ ہے۔ یہاں بعض بزرگوں کو بعض صحابہ پر مطلق فضیلت دینے کا دعویٰ کیا گیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ غیر صحابی کو صحابی پر کی فضیلت کہی نہیں ہو سکتی یہاں صرف جزدی فضیلت کا بیان تھا اور اس کی تائید عبارت زیر بحث کے آخری الفاظ میں بھی موجود ہے۔

تو بندہ گو کہ پر بھی صحابہ کی تعظیم واجب ہے۔ (مراد مستقیم ص ۸۷)

تعظیم چھوٹوں پر بڑوں کی لازم ہوتی ہے۔ جن کو اللہ نے بڑائی دی اس کی تعظیم واجب ہو گئی۔ پس صحابہ چار سے بڑے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا دلی اور امام بھی ان پر مطلق فضیلت نہیں پاسکتا اور یہی عقیدہ مولانا اسماعیل شہید کا تھا۔

۳۸۔ حضرت سید صاحب کو خواب میں حضرت علی مرتضیٰ کے غسل دینے کا واقعہ۔

۱۔ خواب کے واقعہ کو اپنی عبارت میں خواب کے ذکر کے بغیر پیش کرنا بریلوی خیانت کی نشانی ہے۔

۲۔ باقی دوسرے واقعے کو غسل دینے کا حیا کہ میت کے غسل میں یا بیمار و معذور کے غسل میں

ہوتا ہے تو سر پر دینے میں ہوتا ہے غسل دینے والا اسے نہیں دیکھتا، بریلوی

مترجم کا سید صاحب کے بارے میں لکھنا یہ بھی ننگا ہو گا۔ کہ قدر بے حیائی کی سوچ ہے۔

۳۔ پھر یہ بات ظاہر کرنا کہ حضرت سید صاحب علیہ السلام اور حضرت فاطمہ الزہرا کی اولاد میں سے

ہے مترجم کی حیثیت کا پتہ بتا رہا ہے۔ اگر باپ نے غسل دیا تو ان کے پرستار بنائے تو اس میں اعتراض

کی کیا بات تھی۔

۳۱۔ بریلوی معترض کا اپنی طرف سے یہ بات گھڑنا کہ پھر اس نیکے کو حضرت نبی بی فاطمہ الزہرا سے اپنے ہاتھوں سے پکڑے پھانسی پر لٹکیوں کی بے حیائی کی انتہا ہے۔

کوئی شخص کسی بالغ کو خواب میں نخل دے تو ضروری نہیں کہ خواب میں بھی وہ بالغ کی صورت میں ہی ہو۔ بہت ممکن ہے کہ وہ نابالغ بچے کی صورت میں اپنے باپ کے سامنے ہو یہ تصور کہ بالکل ہنگام ہو گا اور ماں نے جب پکڑے پھانسی کے آس وقت بھی اس پر پردے کی چادر نہ ہوگی وہ ضرور ہنگامی ہو گا۔ بریلوی معترض کے جھٹ باطنی کا پتہ دے رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہر دو حالتوں میں بیٹے کے سر پر کپڑا ہو یا عالم مثال میں وہ ایک نابالغ بچے کی صورت میں ہو۔ اپنی طرف سے بے حیائی کے مفروضے گھڑنا اور حضرت فاطمہ الزہرا کا نام نامی ذکر کر کے اس واقعہ کو نشاد تضحیک بنانا حضرت سیدہ کی شان میں کھلی گستاخی۔ بریلوی معترض کو یہ بھی پتہ نہیں کہ سلسلہ نبوت ختم ہونے کے باوجود کمالائت ہدایت ختم نہیں ہو سکے۔ وہ حضور کی نبوت کے مرکز سے اس امت کے اولیاء کبار پر کئی دفعہ جلوہ ریز ہوئے ہیں۔

معترض کہتا ہے :

اس نخل سے اس مولیٰ میں کمالائت طریق نبوت جلوہ گر ہو گئے یعنی ایک خرچ سے یہ نبی بن گئے معترض کا یہ کہنا اس کی جہالت کا پتہ دیتا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں کہ کمالائت کا ملنا اور بات ہے اور نبی بن جانا اور بات ہے۔

۳۲۔ ہر ربیع الاول کو حضور کا میلاد (ولادت) قرار دینا۔

جو جابل ہر ربیع الاول کو کہیں کہیں حضور پیدا ہوتے اور یہ بات مذاہن کہ آج حضور کا میلاد (ولادت) نہیں صرف ذکر میلاد ہے۔ میلاد (ولادت) آپ کا صرف ایک ہی دفعہ ہوا تھا تان کا یہ اعتقاد ہندوؤں کے اس عقیدے سے ملتا ہے کہ انسانوں کی اس دنیا میں آمد بار بار ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ) ہندوؤں کا کرشن کنہیا کے بارے میں عقیدہ ہے کہ اس کی پیدائش بار بار ہوتی رہی ہے۔ اب جو جابل مسلمان حضور کے بارے میں بھی یہی عقیدہ رکھیں کہ وہ ہر ربیع الاول کو پیدا ہوتے ہیں گو ہمیں نظر نہیں

آتے لیکن آپ ہر ۱۲ ربیع الاول کو تشریف ضرور لاتے ہیں اور پھر ہر جگہ حاضر و ناظر ہو جاتے ہیں۔ ایسے جابل عقیدہ نگار ولادت میں کیوں ہندوؤں کے قریب سمجھے جائیں گے؟

حضرت مولانا گنگوہی نے اسی عقیدہ باطل کی تردید میں یہ الفاظ سکے ہیں جنہیں معترض نے اچھا لایا ہے۔

آپ ہر روز کوئی ولادت کر جاتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

اس عبارت میں وجہ تشبیہ عقیدہ نگار ولادت ہے یہ ہرگز نہیں کہ حضور کی ولادت کا ذکر (معاذ اللہ) معاذ اللہ ہے۔ ذکر ولادت کے بارے میں حضرت گنگوہی خود فرماتے ہیں۔

نفس ذکر ولادت کا کوئی منع نہیں کرتا ہے

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں :

نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے مگر بہ سبب انضمام ان قبو کے یہ مجلس ممنوع ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری لکھتے ہیں :

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریف ہو یا آپ کی نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا ذکر ہو۔

ان عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک میلاد ہرگز ناجائز نہیں ہندوؤں کی طرح نگار ولادت کا عقیدہ بے شک بڑا ہے۔

نماز میں سب مسلمان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام اور دو شریف پڑھتے ہیں یعنی نماز میں سلام اور دو بیٹہ پڑھتے ہیں اور شیعوں کی نماز میں سلام اور دو کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے "شیعہ نماز" چھپ چھپ کر علم لیتی ہے جو چاہے دیکھ لے ان کے ہاں سلام کھڑے ہو کر ہے اور شیعوں کے ہاں یہ بیٹہ کھڑے پڑھتے ہیں۔

عمار دیوبند چکے اہل سنت والجماعت میں اس لیے وہ بیٹہ کر دو دو سلام پڑھتے ہیں۔ دیوبندی ہیں۔ ہر روز ساٹھ ہزار سے زیادہ دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو شریف پڑھا جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کی بنیاد مخالفت صحابہ پر ہے اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام تعلیم دہکتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کدہ سمجھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) شیعوں نے صحابہ کی مخالفت میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کی راہ نکالی۔ جب حضور کے سامنے قیام تعلیم ناجائز تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کیسے جائز ہو گیا؟ بیٹہ کر دو دو سلام پڑھنا اگر نماز میں گستاخی اور بے ادبی نہیں تو نماز کے باہر بیٹہ کر دو دو سلام پڑھنا کیسے بے ادبی اور گستاخی ہو گیا؟ کچھ تو سوچیں اور غور کریں۔

بریلوی حضرت اہل ان کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں تو مجہوم مجہوم کہتے ہیں۔ عجیب شکل جاتے ہیں سے جو بے ادب ہو..... جاہل یہ بھی نہیں جانتے کہ کھڑے ہونے کی حالت کو مجلس نہیں کہتے شیعوں کے مذہبی اجتماع کو مجلس کہا جاتا ہے۔ بریلوی جلسوں میں نہ کہہ مہرچ شیعہ مجالس سے آیا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کی نہیں حائض (۱) دست بستہ قیام (۲) رکوع (۳) بعد صرف اللہ رب العزت کے لیے ہوئی چاہیے۔ اللہ کے سوا کسی کے لیے یہ تعظیم عمل میں نہ لائی جاسکتی۔ جاہل سنی اگر شیعوں کے طریقے کو نہ اپنائیں اور عبادت کی یہ نئی شکلیں صرف اللہ رب العزت کے لیے ہی عمل میں لائیں اور بیٹہ کر دو سے ذوق و شوق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و دو دو پڑھا کریں تو کتنی اچھی بات ہو اور یہی طریقہ

ہمیں نماز میں بھی تعلیم دیا گیا ہے۔

بعض بریلوی کہتے ہیں کہ اگر ہم کھڑے ہو کر سلام نہ پڑھیں تو ہم مولانا احمد رضا خاں کے دین و دنیا سے نکل جائیں گے اور امام حضرت نے جس اپنے دین و مذہب پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ان کا اندیشہ صیح نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے مشورہ نعت خواں خلیل الدین حسن جوان کے مدرسے میں نہیں پڑھتے تھے کہتے ہیں: "بیٹھے بیٹھے پڑھو درود و سلام" پس ہم سب کو چاہیے کہ شیعوں کے طریقہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنے سے پرہیز کریں اور سنی طریقہ پر بیٹہ کر دو دو سلام پڑھا کریں۔

اس نئے طریقہ سلام میں بریلوی ایک اور غلط بات شامل کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں یہ قیام مولوی کیا جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریف سے آتے ہیں۔

بریلویوں کا یہ عقیدہ ان کے عام عقیدہ حاضر ناظر کے خلاف ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور دوسری طرف وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ محفل میں آتے ہیں۔ اب آپ ہی سوچیں کہ ان کے ہاں کوئی بات صحیح ہے۔

مولوی احمد رضا خاں کے بزرگوں میں مولوی عبدالسمیع راسپوری بھی تھے۔ آپ نے حضور کے

ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کی یوں نفی فرمائی:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس نہ ہی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے تھے

مولوی دیوار علی صاحب البری اس سے بھی زیادہ صراحت کے ساتھ کہتے ہیں:

نہض حاضر ناظر سے اگر حضور و نظور بالذات مثل حضور و نظور و باری تعالیٰ ہر

وقت و خطہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط و مفضی الی الشرک ہے۔ الا اہل اسلام

میں یہ عقیدہ کسی جاہل اجمل کا بھی نہ ہو گا۔

لے نعت الروح ص ۹۵ لے انوار سالہ ص ۵۵ لے رسول الکلام فی بیان الولد والقیام ص ۱۰

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :

اس وقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو بیب کثرت

درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نہ دیگر اوقات میں۔

صفحہ ۱۰۶

یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام کے وقت حاضر ناظر ہو جاتے ہیں۔ اس

حدیث کے واضح طور پر خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور وہ

درود شریف پڑھنے والے کا درود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پس اس نیت کے ساتھ کہ حضور اس طرح سلام پڑھنے کے وقت محفل میں شرکت

سے آتے ہیں۔ اس طریقے سے سلام پڑھنا اور بھی جاہل اعتراض ٹھہرتا ہے۔

دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج

بریلوی لوگ ۱۱ کھڑے ہو کر ۱۲ اجتماعی شکل میں دائرہ بنا کر ۱۳ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

تصویر بانڈھ کر مسجدوں میں سلام پڑھتے ہیں سلام پڑھنے کا یہ طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ

میں ہرگز رائج نہ تھا۔ صحابہؓ نے حضور کے بعد کبھی اس طرح سلام نہ پڑھا تھا۔

بزرگوں میں سے اس وقت ہم صرف چار نام پیش کرتے ہیں۔ ۱۱ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ،

۱۲ پیران پیر حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، ۱۳ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ، ۱۴ اورنگزیب

عالمگیرؒ ان حضرات نے کبھی اس طرح حضور پر صلوٰۃ و سلام پڑھا ہو تو صحیح حوالہ پیش کر سکیں ورنہ

دس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

اگر کوئی صاحبِ مستبر حوالہ صنف و سطر کی قید سے لکھ بھیجیں اور اس میں کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر سلام

پڑھنے کی تصریح ہو تو ہم ان کے منون ہوں گے اور دس ہزار روپے کا چیک بھی ان کی خدمت

میں ارسال کر دیں گے۔

محمد اعظم رضا اللہ عنہ

عصری تقاضے پر دیگر گرفتار قدر دینی تالیفات !

۱۔ نماز کا مقام توحید ۔ سائز 18×22 صفحات ۶۴
اس میں مولانا اذہبیل شہید کی طرف منسوب ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے

۲۔ شاہ اذہبیل شہید ۔ سائز 18×22 صفحات ۱۰۴
اس میں حضرت شہید کی زندگی عقائد اور مسلک پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے

۳۔ عالم الغیب ۔ سائز 18×22 صفحات ۶۴
اس میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے۔

۴۔ تقدیس حسین ۔ سائز 20×30
اس میں بریلویوں کی مرکز اسلام کے خلاف اعتقادی بغاوت کا دوسرا تذکرہ ہے۔

۵۔ علم جنات و ملکوت ۔ سائز 18×22
اس میں حضرت مولانا خلیل احمد رحمت سہارنپوری کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے

۶۔ آثار النضر علی صفی قریب ۔ سائز 18×22
۳ قرآن کے موضوع پر علامہ لدخو صاب کے تفسیر کاغذ پر لکھا جا شرماتا جا ۔ سائز 18×22 بریلوی کی تیز زبانی کے خلاف قوم کی عدالت میں ایک استغاثہ۔

۸۔ بریلویوں کا چالیسواں ۔ سائز 18×22 ڈبہ سا محمد افریقہ میں بریلویوں کے چالیس اعتراضات کے جوابات۔